www.neweramagazine.com NewEraMagazine

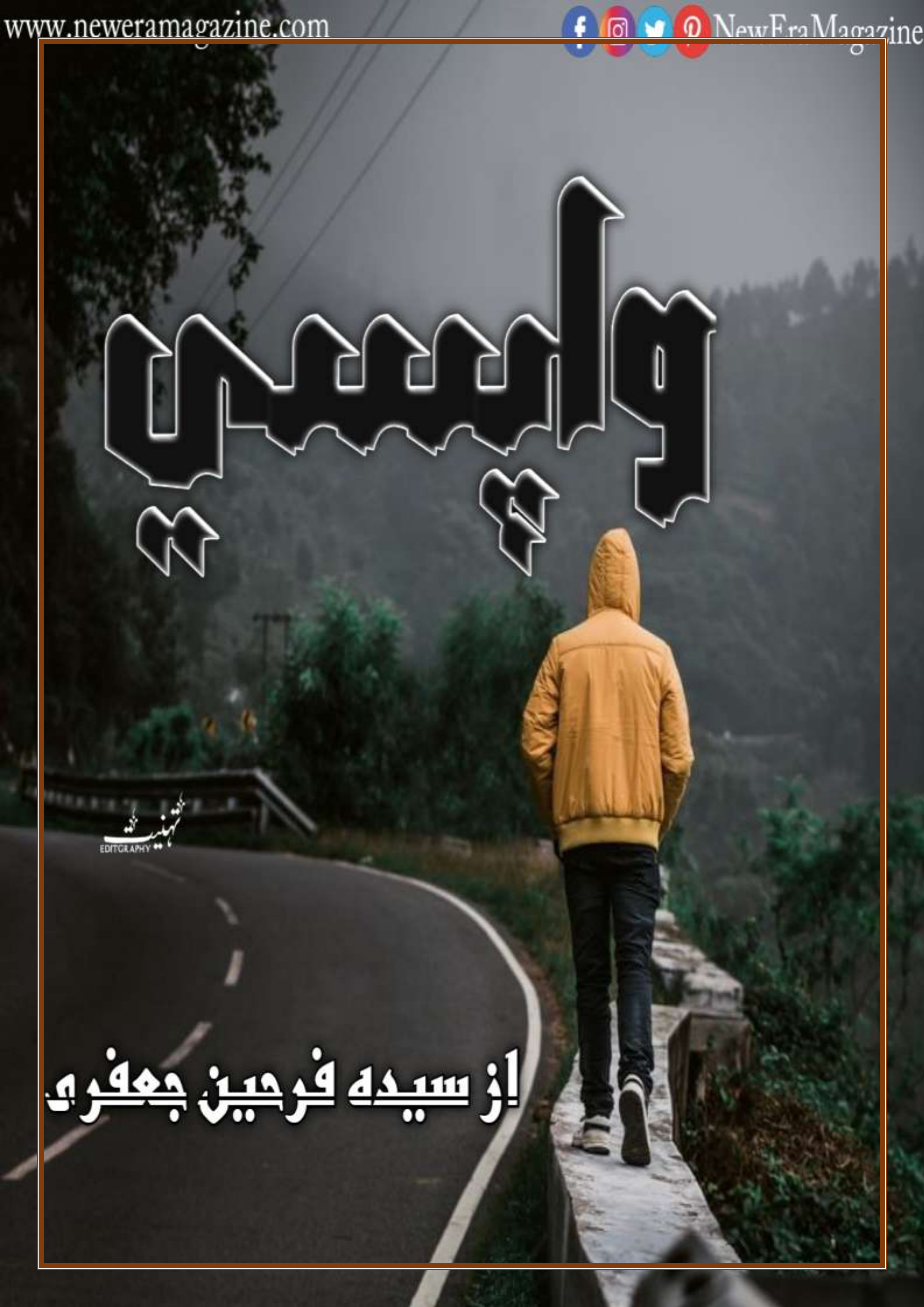

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واپسی

از سیدہ فرحین جعفری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

علینہ کی ماں طلاق کا مطالبہ کررہی ہے روز ہی نئے ڈرامے کے ساتھ آجاتی ہے۔۔کبھی چھوٹی بیٹی کی رخصتی تو کبھی سب سے چھوٹی کا رشتہ سچی بات ہے سبھوں کو بس اپنے دکھ ہی دکھ لگتے ہیں دوسرے کی تکلیف نظر نہیں آتی۔۔اب کیا ہم اپنی ضرورتوں کا گلا گھونٹ دیں۔۔۔ میں تو کہتی ہوں بیٹا پوری کردے اس کی خواہش تیرے لیے لڑکیوں کی کمی ہے کیا۔۔چاند سی دلہن لاؤں گی تیری تو دیکھنا۔۔

امی شاید سانس لینے رکی تھیں۔۔اور میری سانسیں رکنے لگیں تھیں۔۔

میں نے تو کہہ دیا مولوی کا انتظام کر رکھیں جلدی طلاق دلوا دیں گے پھر کرلینا اپنی بیٹی کی شادی جہاں تمھارا دل کرے۔۔

عاصم ابھی لوٹنا نہیں چاہتا۔۔مجھے لگا مجھ سے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ لیکن امی کی آواز بازگشت بن کے کانوں میں گونجتی رہی۔۔

میں سر پکڑ کے بیٹھتا چلا گیا۔۔سر میں مائیگرین کی لہر پوری شدت سے دوڑی تھی۔۔امی نہ جانے اور کیا کیا کہہ رہی تھیں لیکن میں دکھتے سر

کے ساتھ اپنی 8 سالہ ریاضت کا ثمر دیکھ رہا تھا۔۔آواز ساتھ دیتی تو میں کہنا چاہتا تھا۔۔۔

کہ میں لوٹنا چاہتا ہوں۔۔۔اپنوں کے پاس۔۔میں جینا چاہتا ہوں ایک بھرپور زندگی اپنوں کے ساتھ،سپنوں کے ساتھ،وہ سپنے جو جاگتی آنکھوں سے دیکھے جنہیں تعبیر کرتے کرتے عمر رواں ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتی جارہی ہے۔۔تنہائی کا عذاب مجھے اندر ہی اندر مار رہا ہے اور۔۔۔ اور۔۔۔ان سلگتے لمحات میں بس ایک ہی خیال تو تسکین جان ہے۔۔ علینہ۔۔میری منکوحہ۔۔گہری کالی آنکھوں اور میٹھی باتوں والی۔۔شاید اماں کے لیے عام سی لیکن میرے لئے بہت خاص۔۔سانولی سلونی شام جیسی۔ میری ماں کی پسند۔۔دو سال پہلے ہی تو فون پہ ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔اوپر تلے چار بہنوں میں دوسرے نمبر پہ،عام مڈل کلاس گھرانوں کی طرح انہیں بھی بیٹیوں کو جلدی رخصت کرنے کی خواہش تھی،تو امی کے اصرار اور کچھ باہر رہنے والے کماؤ پوت لڑکے کے لالچ میں فون پہ نکاح پہ راضی ہوگئے۔۔امی نے ان سے ایک سال کا وعدہ کر لیا۔۔اور

وہ ایک سال گزشتہ 6 سالوں کی تنہائی کا مداوا ثابت ہوا۔علینہ کے سنگ مستقبل کے خواب بنتے وقت کتنی تیزی سے گزرا احساس تک نہ ہوا۔۔چونکا تو اس وقت جب علینہ نے واپس آنے پہ اصرار شروع کیا جبکہ وہ جانتی تھی کہ میں ابھی واپس آنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا۔۔

عاصم آپ سمجھتے کیوں نہیں۔۔ضرورتیں زندگی کے ساتھ بڑھتی رہتی ہیں کم نہیں ہوتیں۔۔انہیں پورا کرنے میں کیا آپ اپنی زندگی گزرا دیں گے۔۔مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہیں۔۔میرے انتظار میں پچھلے ایک سال سے دو بہنیں رخصتی کے لیے بیٹھی ہیں۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔پچھلے آٹھ سالوں میں جان توڑ محنت کے باوجود ضرورتیں آج بھی جوں کی توں میرے اور گھر والوں کے درمیان لمبی مسافتوں کی طرح حائل تھیں۔۔جو شاید میں کبھی طے نہ کرسکوں۔۔

کیونکہ خواہشیں منہ زور لہروں کی طرح ہوتی ہیں،اپنے ساتھ بہا ہی لے جاتی ہیں پھر چاہے اسکی پاداش میں حیات اجڑ جائے۔۔۔لیکن۔۔میں کیا کرتا۔۔یہ جوگ لینے کا فیصلہ میرا اپنا تھا۔۔اپنوں کے لیے روگ ہی تو

لیے جاتے ہیں میں گھر کا بڑا بیٹا تھا تو ذمہ داری بھی بڑی تھی۔۔جو خواب آنکھوں میں دیئے کی مانند روشن تھے انہیں زندہ کرکے آنگن میں روشن کرنا تھا۔۔اور اسی کوشش میں خوشیاں دیتے دیتے میں خود گھر کی خوشیوں سے دور ہوگیا۔۔وعدے کو وفا کرنے میں پتا ہی نہ چلا کب رشتے میرے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے،میرے پاس رہ گئی تو بس تنہائی۔۔یادیں اور کچھ ادھورے خواب،وہ ست رنگی آنچل کی جھلک،وہ میری پسند کی سبز رنگ کی چوڑیوں کی کھنک،ایک جھکا ہوا گلابی چہرہ، میرے نام سے چمکتی دو ستارہ آنکھیں۔۔وہ زمین پہ کسی لٹے ہوئے راہ گیر کی طرح بیٹھا خالی آنکھوں سے کسی غیر مرئی نقطے پہ نظر جمائے بیٹھا تھا،ویران آنکھیں،اداس چہرہ۔۔کال تو کب کی کٹ چکی تھی۔۔فون اسکے پاس ہی پڑا جیسے اس کے نوحے سن رہا تھا۔۔۔وہ خود سے ہی باتیں کررہا تھا کہ کمرے میں کچھ ضروری سامان کے علاوہ کچھ نہیں تھا اس کا روم میٹ زیادہ پیسوں کے حصول کے لیے آج چھٹی والے دن بھی اوور ٹائم کرنے گیا ہوا تھا۔۔۔اپنوں سے دور یہاں آئے سب لوگوں کے دکھ ایک جیسے ہی تھے۔۔ضرورتیں،پیسے،تنہائی۔۔۔جو اتنی

محنت کے باوجود بھی ختم ہونے کا نام نہ لیتی تھیں۔۔۔اور میلوں دور بیٹھے اپنے سمجھتے تھے کہ یہاں پیسے درختوں پہ لگتے ہیں انہیں دیار غیر میں رہنے والے اپنے پیاروں کا مشین کی طرح کام کرنے کا احساس تک نہیں ہوتا۔۔۔اور یہاں رہنے والوں کے پاس رہ جاتی ہے تنہائی اور گہری خاموشی۔۔۔

اور خاموشی جب عذاب کی طرح پڑنے لگے تو الفاظ کسی سننے والے کے محتاج نہیں رہتے وہ بن بادل برسات کی طرح برسنے لگتے ہیں۔۔وہ بھی اسی کیفیت میں بھیگتا جارہا تھا۔۔خود سے ہی سوال،خود ہی جواب،خود ہی شکایت اور خود ہی صفائیاں۔۔۔

میں رونا چاہتا ہوں۔۔۔دل کرتا ہے اس خالی ویران کمرے کی دیواروں سے سر ٹکرا کر اسی طرح روؤں جس طرح خالہ عفت اپنے شوہر کے مرنے پر بین کر کے روئی تھیں۔۔ان کے اس طرح رونے پر میرے بھی آنسو نکل آئے تھے جو امی نے دیکھ لیے تھے۔۔اور پھر خوب ہنسی تھیں۔۔۔پاگل لڑکے۔۔۔مرد روتے نہیں،اسی دن مجھے خود کو مضبوط کرنا

پڑا کہ میں مرد ہوں۔۔مرد روتے نہیں ہیں۔۔۔

یوں بھی حساسیت تو عورت کے نام سے منسوب ہے،مرد تو بے حس ہوتے ہیں،روتے نہیں،انہیں دکھ نہیں ہوتا۔۔مرد کے سینے میں نازک احساسات کا دل نہیں کوئی فولاد کا ٹکڑا لگا ہوتا ہے جو دھڑکتا تو ہے۔۔ لیکن۔۔۔کچھ محسوس نہیں کرتا۔۔۔سنا تم نے۔۔مرد روتے نہیں،وہ لمحہ لمحہ ڈستی تنہائی میں اپنا درد خود میں سموئے گھٹتے ہیں،اپنے دکھ اپنے اندر ہی لے کر مر جاتے ہیں۔۔لیکن۔۔روتے نہیں۔۔۔وہ دونوں پیر سکیڑ کے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد لپیٹے چہرہ گھٹنوں پہ گرائے اس وقت ایک ذہنی مریض کی تصویر لگ رہا تھا۔۔

میں کیسے بتاؤں کہ میں بھی انسان ہوں،اسی طرح آگ مٹی پانی اور ہوا کی آمیزش سے تخلیق کیا گیا،احساسات رکھنے والا انسان۔۔۔مجھے بھی درد ہوتا ہے،اپنوں کے دور ہو جانے سے۔۔8 سال سے اپنوں کی جدائی میں میں جس طرح جل رہا ہوں،پل پل مررہا ہوں۔۔۔وہ ایک ایک پل جو اس دیار غیر میں خوشیوں کے احساس کے بغیر گزرا۔۔میں کیسے بتاؤں

اس تکلیف کی شدت۔۔جب جس دن ہماری زندگی کی سب سے اولین خواہش پوری ہوئی۔۔ہمارا گھر مکمل ہوا جس دن ابو نے بتایا کہ کل ہم اپنے گھر میں شفٹ ہوجائیں گے۔۔میرا کتنا دل کیا کہ میں ہوا کے دوش پہ سوار ہو کے وہاں پہنچ جاؤں،اپنے گھر کے آنگن کی خوشنما ہواؤں کو اپنی سانسوں میں اتار لوں،اپنے ابو کی وہ خوشی سے لرزتے ہاتھ اپنے کندھے پہ محسوس کرسکوں،وہ خوشی جو ایک عمر کے بعد انہیں حاصل ہوئی تھی،دیکھ سکوں،امی کی وہ جھلملاتی آنکھیں اپنی پوروں سے پونچھ سکوں جنھوں نے اپنی عمر گزشتہ میں بس ایک ہی خواب دیکھا جو اب شرمندہ تعبیر ہوا تھا۔۔اور میں بھی مسکرایا تھا۔۔یہ سوچ کے کہ امی ابو کے اس خواب کی تعبیر میں میرا حصہ ہے،کیا ہوا جو میں وہاں نہیں میرا احساس تو ہے وہاں۔۔اس دن بھی آنسو اپنے اندر اتار کے کال پہ سب کو مبارک باد دی۔۔سب کتنا خوش تھے۔۔تو میں کیسے اداس رہتا۔۔ گھر والوں کی خوشی ہی تو چاہتا تھا میں۔۔

جب آپی اور چھوٹی کی شادی میرے بغیر ہوگئی،مجھ سے زیادہ ضرورت

مٹھی بھر کاغذ کے ان ٹکڑوں کی تھی جن سے میری بہنوں کے مستقبل کے لیے خوشیاں خریدی گئی تھیں اور میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہوتی کہ میری بہنیں میری وجہ سے آج سسرال میں باعزت زندگی جی رہی ہیں۔۔میں نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے قاسم کی بھیجی ہوئی انکی شادی کی ویڈیو دیکھ کے ہی خوش ہوگیا۔۔۔قاسم۔۔۔ میرا چھوٹا بھائی۔۔8 سال پہلے وہ محض 12 سال کا ہی تو تھا،ہر وقت میرے پیچھے لگا رہتا تھا،بھائی یہ،بھائی وہ۔۔اس نے جب یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔۔اس دن ایک بار پھر میری آنکھیں نم ہو گئیں۔۔بڑے بہن بھائیوں کو چھوٹے بہن بھائی اولاد کی طرح عزیز ہوتے ہیں۔۔مجھے بھی اس سے بہت پیار تھا۔۔ابھی کل ہی بات لگتی ہے جو سائیکل پہ ہمیشہ مجھے کس کے پکڑ کے بیٹھتا تھا۔۔وہ۔۔۔اپنی موٹر بائیک پہ یونیورسٹی جانے لگا تھا۔۔نئ نئ ہلکی مونچھ کے ساتھ وہ نیا نیا نوجوان میرا بھائی۔۔ شاید میرے قد سے بھی اونچا ہوگیا تھا۔۔مجھے اتنا پیار آیا اسکی تصویر دیکھ کے۔۔دل کررہا تھا بھینچ کے سینے سے لگا لوں۔۔اس دن آنسو بے اختیار ہی نکل آئے تھے۔۔اس دن میں کال پہ بات بھی نہیں کر پایا۔۔اپنا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھرم بھی تو رکھنا تھا۔۔۔

پتا ہی نا چلا کیسے۔۔گھر والوں سے میرا رشتہ ضرورتوں تک محدود ہوگیا گھر کا رنگ و روغن، بائیک کی مرمت، بہنوں کی عیدی،ان کی پہلی چھوچھک،گھر کی آرائش کا سامان،دو چھوٹی بہنوں کی فرمائشیں، بہنو ں کے بچوں کی سالگرہ، فیملی پکنک کے خرچے،ہر موسم کے الگ خرچے۔۔چھوٹی بہنوں کی جہیز کی تیاری۔۔۔اور ہر خرچے کی مد میں وہ تمام جمع شدہ رقم جو میں واپسی کے لیے رکھتا تھا،گھر بھیج دیتا۔۔کہ انہیں اب بس اسی کی ضرورت تھی۔۔میری نہیں۔۔۔۔

لیکن میں اپنے دل کا کیا کرتا،جو 8 سالوں سے اپنے گھر والوں سے دوری کا مزید عذاب سہنے سے انکاری تھا۔۔

میں شکایت کروں تو کیا کسی کو احساس ہوجائے گا اور شکایت کروں بھی تو کس سے۔۔۔؟؟اپنی پیاری ماں سے جو 8 سال سے راستے پہ نظریں گاڑے تو بیٹھی ہے لیکن مجبوریوں کے بوجھ تلے دبی وہ نہ کہہ سکی جو اسکے دل میں ہے،جسے سننے کے لیے میرے کان ترس گئے ہیں،ہر کال

پہ امی سے بات کرتے دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے کہ شاید آج امی مجھے یہ کہہ دیں۔۔

عاصم بیٹا بہت عرصہ ہوگیا اپنے بیٹے کی صورت نہیں دیکھی۔۔بیٹا لوٹ آؤ۔۔۔اور اگر امی ایسا کہہ دیں تو میں کل ہی کام سے مہینے بھر کی چھٹی لے کر انکے پاس پہنچ جاؤں کہ 8 سال سے میں بھی تو ان کی جدائی جھیل رہا ہوں۔۔انکی آغوش میں سر رکھ کے انہیں بتاؤں کہ امی۔۔۔۔ میرے اندر آج بھی وہ چھوٹا بچہ بلکتا ہے جسے مجبوریوں کی تیز آندھیوں نے اس کے اپنوں سے جدا کر دیا تھا،جیسے میلے میں روتا سسکتا بچہ، لوگوں کی بھیڑ سے پریشان ہر چہرے میں اپنی ماں کا چہرہ تلاش کرتا،ہر آنچل میں ماں کی مہک محسوس کرتا۔۔میں انہیں بتا سکوں کہ یہاں دیار غیر میں تہوار کیسے گزرتے ہیں،یہاں نا عید پہ آپ کے ہاتھ کے بنے شیر خرمے کا مزا ہے نہ شب رات کو ابو کے ساتھ مسجد کے ٹھنڈے فرش پہ عبادت کا۔۔۔نہ اپنوں سی محبت،نہ رشتوں کا احساس۔۔رشتوں میں احساس تو اب بھی مر گیا ہے۔۔

اور جو احساس منہ سے بول کر کروایا جائے اس سے بہتر خاموشی ہے۔ اچھا ہے اپنی ہی ذات میں قید ہو کر تنہا جی لینا۔۔اب احساس دلا کر الفاظ کو بے وقعت کیا کرنا۔۔میں نے بھی چپ سادھ لی تھی،انہیں جو چاہیے تھا وہ ایک بار کہنے پر بغیر کوئی اعتراض کیے دے رہا تھا کہ سب رشتوں میں ایک رشتہ تو میرا تھا۔۔جسے میرا انتظار تھا۔۔کوئی تو تھا جو میری راہ تکتا ہے۔۔جس کے لیے میرا وجود اہمیت رکھتا ہے۔۔

لیکن آج میرا دل بھی ٹوٹ گیا۔۔دو بہنوں کی شادی کی نوید اور اسکی تیاری کے حکم کے بعد مجھے سزائے موت بھی ساتھ ہی سنا دی گئی تھی وہ تھکے ہوئے انداز میں اٹھا اور اپنے سنگل بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔۔سر مائیگرین کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔۔یہ درد بھی دیار غیر کا تحفہ تھا۔ ضبط کی شدت سے آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔واپسی ممکن نہیں اور جینے کی خواہش نہیں۔۔گرم سیال آنکھوں کے کناروں سے نکل کے تکئے میں جذب ہو گیا۔۔اس نے تھک کے آنکھیں موند لیں۔۔

ایک ہفتے بعد اسکی واپسی ہو گئی۔۔واپس تو آنا ہی تھا۔۔لیکن ایسے۔۔۔8

سال بعد ماں نے بیٹے کا زرد چہرہ دیکھا۔۔مولوی کی ضرورت بھی پڑی لیکن۔۔۔نمازہ جنازہ کے لیے۔۔۔لوگوں نے ایک جوان بیوہ بھی دیکھی جس نے پہلی بار شوہر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کفن میں۔۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین